سوال

(108) کیا نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھنا حدیث سے ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز جنازہ میں قرآت اور دعائیں بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے؟

ایک مولوی صاحب نے کہا کہ جہری (اونچی آواز سے) پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو دین کی تمام باتیں وضاحت اور تفصیل سے سکھاتے تھے۔ ہر عمل اور اس کے طریقے کے بیان میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس طرح میت سے متعلق احکام و مسائل کو بھی آپ نے پوری وضاحت سے بیان فرمایا جن میں متعدد طویل اور مختصر دعائیں بھی شامل ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ کے دوران پڑھیں۔ آپ نے جو بلند آواز سے نماز جنازہ کے متعلق دریافت کیا ہے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل تین احادیث کا ذکر نے حد مفید ہوگا۔ اور ان پر غور کرنے کے بعد آپ کو مسئلہ سمجھنے میں کافی آسانی رہے گی۔

''عن عوف بن مالک قال سمعت النبی ﷺ علی جنازہ یقول اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نذلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بماء وثلج وبرد ونقہ من الخطایا کما ینقی الثوب الا بیض من الدنس وابدلہ دارا خیر من دارہ واہلا خیر من اہلہ وزوجا خیر من زوجہ وقہ فتنة القبر وعذاب النار قال عوف فتمنیت ان لو کنت انا المیت لدعاء رسول اللہ ﷺ لذالک المیت۔'' (مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۷۷)

''حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایک میت پر جنازہ کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ ''اے اللہ! بخش دے۔ اس پر رحم فرما۔ اسے معاف کردے اور اسے عافیت سے۔ اس کی مہمان نوازی فرما اور اسے وسیع ٹھکانہ عطا فرما اور اسے گناہوں سے پانی کی مختلف شکلوں (ماء 'ثلج' برد وغیرہ) سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے آخرت میں ایسا گھر نصیب فرما جو دنیا کے گھر سے بہتر ہو۔ اسے دنیا سے بہتر اہل خانہ عطا فرما اور دنیا سے بہتر جوڑا عطا کر۔ اسے قبر اور جہنم کے عذاب سے بچا حضرت عوف کہتے ہیں کہ یہ پیاری دعائیں سن کر مجھے رشک آیا کہ کاش آج میں اس کی میت کی جگہ ہوتا اور مجھ پر حضور ﷺ یہ دعائیں پڑھتے۔'' (مسلم ونسائی)

دوسری حدیث واثلہؓ بن اسقع کی ہے۔ فرماتے ہیں

صلی بنا رسول اللہ ﷺ علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان ابن فلاں فی ذمتک وجبل جوارک فقہ فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اہل الوفاء والحمد اللھم اغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔ (ابوداؤد مترجم کتاب الجنائز ص ۶۱۷ رقم الحدیث ۱۴۲۶)

''حضرت واثلہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے : اے اللہ! اب فلاں ولد فلاں تیرے سپرد اور تیرے پڑوس میں آچکا ہے۔ پس اسے قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ اور تو وعدے پورے کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

تیسری حدیث ابن عباسؓ کی ہے

''انہ صلی علی جنازۃ فقراء بفاتحۃ الکتاب وقال لتعلموانہ من السنۃ'' (رواہ البخاري) ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں : "فقراء بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجہر فلما فرغ قال سنۃ وحق۔" (فتح الباري ج ۳ کتاب الجنائز باب قراءۃ الفاتحۃ ص ۵۶۳ رقم الحدیث ۱۳۳۵)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھا تو سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا تمہیں علم ہونا چاہئے کہ یہ سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت بلند آواز سے پڑھی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ سنت اور درست ہے۔ (بخاری' ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

اب انتینوں احادیث پر غور کیجئے۔ پہلی حدیث مین صحابی عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے رسواللہ کو یہ دعائیں پڑھتے ہوئے سنا کس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے یہ دعائیں پڑھی تھیں کیونکہ اگر آپ ﷺ آہستہ پڑھتے تو پھر یہ نہ کہا جاتا کہ مین نے آپ کو سنا بلکہ مسلم شریف کی روایت میں اس لفظ سے اور زیادہ وضاحت ہوجاتی ہے کہ : ''فحفظتھا من دعائہ'' (مسلم کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ (۸۵۔ ۹۶۳)

(پس میں نے حضور ﷺ سے سن کر یہ دعا یاد بھی کرلی) اب صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے باآواز بلند دعا کی تھی کہ صحابی نے نہ صرف سنی بلکہ سن کر یاد بھی کرلی۔ اور پھر آخر میں عوف بن مالکؓ نے جو یہ کہا کہ کاش آج میری میت حضور ﷺ کے سامنے ہوتی اور اس پر یہ دعائیں پڑھی جاتیں۔ اس کے بعد تو کسی شک وشبے کی گنجائش ہی باقی نہین رہ جاتی کہ آپ نے بلند آواز سے دعا پڑحی تھی۔ دوسری حدیث میں بھی حضرت واثلہؓ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ مَن نے جب حضور ﷺ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے خود سنا۔ اس سے بھی جہری قرأت ثابت ہوتی ہے۔

تیسری حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے جس میں انہوں نے ایک جنازے پر بلند آواز سے سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور بعد میں اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ سنت اور صحیح ہے۔ ابن عباسؓ کی اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں :۔

ایک یہ کہ جنازے میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور دوسرے اس کا اونچی آواز سے پڑھنا بھی ثابت ہوا۔ یہ ہیں وہ ثبوت جو بلند آواز سے جنازہ پڑھنے کے بارے میں دیئے جاسکتے ہیں۔

اب رہا کسی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے تو یہ ان کا علم حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ورنہ یہ حدیثیں صحاح ستہ کہ کتابوں میں مختلف الفاظ سے روایت کی گئی ہیں۔ جن کتابوں کے حوالے اوپر دیئے گئے ہیں ان میں یہ حدیثیں مولوی صاحب کو مل سکتی ہیں۔

ضروری وضاحت : یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

اول : یہ کہ ان احادیث کے بارے میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرأت و دعا بلند آواز سے صحابہ کرامؓ کی تعلیم اور ان کو سکھلانے کے لئے پڑھی تھی اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ صحابہ کرامؓ کو یہ دعائیں نہیں آتی تھیں اور حضور ﷺ ان کو تعلیم دینے کے لئے بلند آواز سے پڑھتے تھے اور دوسری یہ کہ صرف

جنازے میں ایک دو بار سن کر ہر آدمی یاد بھی نہیں کر سکتا۔

بعض صحابہؓ نے جیسے حضرت عوف کا ذکر آیا ہے یاد بھی کیں مگر ہر شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ جنازے کے دوران کوئی چیز حفظ بھی کرلے بلکہ صحابہ کرامؓ دوسرے فارغ اوقات میں دین کی باتیں حضور سے سیکھتے اور یاد کرتے تھے اور اگر بالفرض یہ علت تسلیم بھی کرلی جائے کہ حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کو سکھلانے کے لئے اونچی آواز سے پڑھتے تھے تو پھر آج یہ ضرورت کئی گنا زیادہ ہے۔ آج مسلمانوں کی اکثریت کو نہ صرف یہ کہ جنازے کی دعائیں نہیں آتیں بلکہ وہ جنازہ کے طریقے سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں تو اونچی آواز سے پڑھنا اور بھی زیادہ ضوری ہے اور مفید ہے تاکہ جن لوگوں کو نہیں آتا ہو سیکھ بھی لیں اور خاموش رہنے کی بجائے آمین کہہ کر امام کے ساتھ دعا میں شریک بھی ہو جائیں۔

دوم: یہ کہ کوئی جھگڑے یا بڑے اختلاف کا مسئلہ نہیں کہ مولوی صاحب حدیث سے ثبوت پیش کرنے کا چیلنج دے دیں (جبکہ احادیث معجود ہیں اور ان کے علم میں نہیں) بلکہ ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ اہستہ بھی اور بلند آواز سے بھی کیونکہ حضور ﷺ سے سری (آہستہ) پڑھنے کی روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں ہم اونچی آواز سے پڑھنا اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو جنازے کی دعائیں نہیں آتیں اور اونچا پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ وہ دعاؤں میں شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس طریقے سے دعائیں یاد کرنے کا ذوق بھی ان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ بہر حال دونوں طرح جائز ہے اس لئے اس مسئلے پر لڑائی جھگڑے یا اصرار کی چنداں ضرورت نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص241

محدث فتویٰ